

ارمش نام رکھنا کیسا ہے؟

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Web-1964

تاریخ اجراء: 12 ربیع الثانی 1446ھ / 16 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ارمش نام رکھنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ارمش، میم پرزبر کے ساتھ، کے مختلف معانی لغت کی کتابوں میں موجود ہیں، مثلاً مختلف رنگت والا، اچھا اخلاق وغیرہ۔ اس میں بالخصوص اچھے اخلاق والے معنی کا لحاظ رکھتے ہوئے نام رکھنا اگرچہ جائز ہے مگر شرعاً بزرگوں کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب ہے تاکہ ان کی برکتیں بھی شامل حال ہوں لہذا بہتر یہی ہے کہ کسی بزرگ کے نام پر نام رکھ لیا جائے۔

تاج العروس میں ہے: ”وَأَرْمَشُ: مَخْتَلَفُ اللَّوْنِ، نَقْطَةُ حُمْرَاءَ، وَأُخْرَى سَوْدَاءَ أَوْ غِبْرَاءَ، أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ“، یعنی اَرْمَش: مختلف رنگوں والا ہوتا ہے، جس میں ایک نقطہ سرخ، دوسرا سیاہ یا خاکستری یا اسی طرح کا کوئی اور رنگ ہوتا ہے۔ (تاج العروس، الجزء الرابع، صفحہ 312، مطبوعہ: مصر)

اسی میں دوسرے مقام پر ہے: ”قال ابن الأعرابي: أَرْمَشُ الشَّجَرِ وَأَرْمَشُ: أَوْرَقٌ وَتَفْطَرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: أَرْمَشُ الرَّجُلِ بَعِينُهُ إِذَا طَرَفَ كَثِيرًا بَضْعًا. وَرَجُلٌ مَرْمَشٌ: فَاسِدُ الْعَيْنَيْنِ لَا يَبْرَأُ جَفْنَهُ. وَأَرْمَشٌ فِي الدَّمْعِ: أَرَشٌ قَلِيلًا۔۔ وَأَرْضٌ رَمَشَاءُ: اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُ عَشْبِهَا، عَنْ اللَّحْيَانِي عَنْ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ. وَرَمَشُ الْعَيْنِ: جَفْنُهَا. وَقَالَ الْكِسَائِيُّ: سَنَةُ رَمَشَاءُ: كَثِيرَةُ الْعَشْبِ. وَرَامَشُ كَصَاحِبٍ: عِلْمٌ. وَالْأَرْمَشُ: الْحَسَنُ الْخَلْقُ“ ابن الاعرابی نے کہا: اَرْمَشُ الشَّجَرِ اور اَرْمَشُ: أَوْرَقٌ وَتَفْطَرُ. وقال ابن عباد: اَرْمَشُ الرَّجُلِ بَعِينُهُ إِذَا طَرَفَ كَثِيرًا بَضْعًا. وَرَجُلٌ مَرْمَشٌ: فَاسِدُ الْعَيْنَيْنِ لَا يَبْرَأُ جَفْنَهُ. وَأَرْمَشٌ فِي الدَّمْعِ: أَرَشٌ قَلِيلًا۔۔ وَأَرْضٌ رَمَشَاءُ: اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُ عَشْبِهَا، عَنْ اللَّحْيَانِي عَنْ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ. وَرَمَشُ الْعَيْنِ: جَفْنُهَا. وَقَالَ الْكِسَائِيُّ: سَنَةُ رَمَشَاءُ: كَثِيرَةُ الْعَشْبِ. وَرَامَشُ كَصَاحِبٍ: عِلْمٌ. وَالْأَرْمَشُ: الْحَسَنُ الْخَلْقُ“ ابن الاعرابی نے کہا: اَرْمَشُ الشَّجَرِ اور اَرْمَشُ: أَوْرَقٌ وَتَفْطَرُ. وقال ابن عباد: اَرْمَشُ الرَّجُلِ بَعِينُهُ إِذَا طَرَفَ كَثِيرًا بَضْعًا. وَرَجُلٌ مَرْمَشٌ: فَاسِدُ الْعَيْنَيْنِ لَا يَبْرَأُ جَفْنَهُ. وَأَرْمَشٌ فِي الدَّمْعِ: أَرَشٌ قَلِيلًا۔۔ وَأَرْضٌ رَمَشَاءُ: اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُ عَشْبِهَا، عَنْ اللَّحْيَانِي عَنْ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ. وَرَمَشُ الْعَيْنِ: جَفْنُهَا. وَقَالَ الْكِسَائِيُّ: سَنَةُ رَمَشَاءُ: كَثِيرَةُ الْعَشْبِ. وَرَامَشُ كَصَاحِبٍ: عِلْمٌ. وَالْأَرْمَشُ: الْحَسَنُ الْخَلْقُ“

ہوں۔ ارمش فی الدمع کا مطلب ہے آنکھ سے تھوڑے تھوڑے آنسو بہنا۔ ارض رمشاء ایسی زمین کو کہتے ہیں جس پر مختلف رنگوں کی گھاس اگے ہوں۔ اللہ جانی کے حوالے سے ابن الاعرابی کی روایت ہے: رمش العین: آنکھ کی پلکوں کو کہا جاتا ہے۔ کسائی نے کہا: سنتہ رمشاء وہ سال ہے جس میں گھاس زیادہ ہو۔ لفظ رمش لفظ صاحب کی طرح ایک علم ہے اور الأرمش اس شخص کو کہتے ہیں جو خوش اخلاق ہو۔ (تاج العروس، الجزء الرابع، صفحہ 315، مطبوعہ: مصر)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم



Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net